زندگی کا دشمن.......!

تنہائی کا ساتھی
زندگی کا دشمن
جلتا سلگتا رہتا ہے
مجھ پہ ہنستا ہے
میں اسے چومتا ہوں
وہ مسکراتا ہے
دہکتے ہونٹ پسار کر
ہیروئن سے
وصل کر کے
چوستا جاتا ہے
دھیرے دھیرے
جونک کی طرح
لہو کی دھاریں
انمول جوانی
رات ڈھلتی ہے
خون بہتا ہے
کھوکھوں میں بکتا ہے
اور کھر کھے بنا دیتا ہے
گھبرو جوانوں کو
میرے پیارے
نہ پی اس کو
اس میں زہر ہے
یہ خدا کا قہر ہے
اچھے بھلے جوانوں کو
مار دیتا ہے
اگرچہ بیڑی پان والا
تجھ کو ادھار دیتا ہے
اس میں
نہ میں ہوں نہ تو ہے
نہ سکوں ہے
نہ رنگ و بو ہے
تیرا یہ فلسفہ
کہ خموشیوں کے دشت میں
رنجیدہ دل تھکے ہوئے
سگرٹوں کے کش میں
غم کی پامالی ہے
مگر یہ زرد مرا ہوا
چہرہ اداس
اندر سے پیارے خالی ہے

حبیب الرحمن بٹالوی